21/فروری 1961

ازعدالت الاعظمیٰ

دی کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی

بنام

میسرز فلمستان لمیٹڈ

(جے۔ایل۔کپور، ایم۔ہدایت اللہ اور جے۔سی۔شاہ، جسٹسز)

انکم ٹیکس ۔ ٹیکس ادا کرنے میں ناکامی پر جرمانہ ۔ وقت کے اندر اپیل ۔ حد مدت کے بعد واجب الادا ٹیکس ۔ پابندی کی صورت میں اپیل ۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11 آف 1922)، دفعہ 30، ذیلی دفعات (1) اور (2)، 46(1)۔

انکم ٹیکس کی قسط ادا کرنے میں ناکامی پر انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 46(1) کے تحت جرمانہ عائد کرنے کے حکم کے خلاف اپیل کو ترجیح دی گئی۔ اگرچہ اپیل کی یادداشت حد مدت کے اندر پیش کی گئی تھی، لیکن اپیل پیش کرنے کے لئے مقرر کردہ حد کی مدت ختم ہونے کے بعد ٹیکس ادا کیا گیا تھا۔

انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 30(2) کی شق میں کوئی اپیل نہیں ہوگی کی اصطلاح کا مطلب یہ ہے کہ ٹیکس کی ادائیگی تک اپیل کو مناسب طریقے سے دائر نہیں کیا جا سکتا، اور ایسا نہیں ہے کہ اپیل کا کوئی یادداشت پیش نہیں کیا جا سکتا۔

ایکٹ کی دفعہ 30، ذیلی دفعہ (1) اور ذیلی دفعہ (2) کی شق کا اثر یہ ہے کہ اپیل اس تاریخ پر دائر کی جائے گی جب واجب الادا ٹیکس ادا کیا جائے گا اور اس کے بعد اس سوال کا فیصلہ کرنا ہوگا کہ کیا تاخیر کی معافی کی کافی وجہ ہے۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار : 1960 کی دیوانی اپیل نمبر 451۔

بمبئی ہائی کورٹ کے 18 ستمبر 1957 کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل، 1957 کے آئی ٹی آر نمبر 8 میں کی گئی۔

درخواست گزار کی طرف سے کے این راج گوپال شاستری اور ڈی گپتا۔

مدعا علیہ کی طرف سے بشن نارائن، ایس این اینڈ لے، جے بی دادا چن جی، رامیشور ناتھ اور پی ایل ووہرا شامل ہیں۔

21 رفروری 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس کپور: یہ اپیل انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66 اے (2) کے تحت بمبئی ہائی کورٹ کے سرٹیفکیٹ کے مطابق ہے (اس کے بعد اسے "ایکٹ" کہا جاتا ہے)۔ 2 جون 1954ء کو 1949-50ء کے تخمینے کے لئے مدعا علیہ کو انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کے طور پر -/1,80,646/14 روپے کی رقم کا تخمینہ لگایا گیا۔ ایکٹ کی دفعہ 29 کے تحت مدعا علیہ کو 17 جولائی 1954 کو یا اس سے پہلے یہ رقم ادا کرنے کا نوٹس دیا گیا تھا۔ ان کی درخواست پر مدعا علیہ کو قسطوں کے ذریعے ادائیگی کی اجازت دی گئی -/30,646/14 روپے کی آخری قسط 20 مارچ 1955 کو یا اس سے پہلے ادا کی جانی تھی۔ اس قسط کی ادائیگی میں ناکامی کی وجہ سے انکم ٹیکس افسر نے 31 مارچ 1955 کو ایکٹ کی دفعہ 46 (1) کے تحت 3,000 روپے کا جرمانہ عائد کیا۔ 20 اپریل 1955ء کو مدعا علیہ نے اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر میں اپیل دائر کی لیکن اس تاریخ تک آخری قسط ادا نہیں کی گئی اور اسے 16 مئی 1955ء کو ادا کر دیا گیا۔ انکم ٹیکس افسر نے اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے سامنے ابتدائی اعتراض اٹھاتے ہوئے کہا کہ اپیل قابل نہیں ہے کیونکہ ٹیکس کی آخری قسط ادا نہیں کی گئی۔ اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر نے اس کی توثیق کی۔ اس حکم کے خلاف مدعا علیہ نے انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل میں اپیل دائر کی جس نے کہا کہ اپیل کا حق ایکٹ کی دفعہ 30 (1) کے تحت دیا گیا ہے اور اس سے دفعہ 30 (2) چھینا نہیں جا سکتا۔ عمل کریں، صرف علاج ممنوع ہے۔ عدالت نے مزید کہا کہ چونکہ حق ختم نہیں ہوا تھا اس لیے ٹیکس

دہندگان کی جانب سے ٹیکس کے بقایاجات ادا کرتے ہی اپیل اچھی اپیل بن گئی اور 16 مئی 1955 کو ادائیگی کا واحد اثر یہ ہوا کہ اپیل کو اس تاریخ کو اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر کے سامنے ترجیح دی جائے گی اور اس کے بعد یہ فیصلہ اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر پر منحصر ہے کہ آیا یہ توسیع وقت کا ضیاع اور تاخیر کی معافی کے لیے موزوں کیس ہے یا نہیں۔ لہٰذا ٹریبونل نے ہدایت کی کہ اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر قانون کے مطابق اپیل نمٹائیں، انکم ٹیکس کمشنر کے کہنے پر، جو ہمارے سامنے اپیل کنندہ ہیں، ٹریبونل نے ہائی کورٹ کو قانون کا مندرجہ ذیل سوال بتایا۔

کیا 20 اپریل 1955 کو اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے سامنے دائر کی گئی اپیل مناسب اور مکمل اپیل بن گئی، حالانکہ اس پر پابندی ہے اور اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کو تاخیر کے ازالے کے سوال کا فیصلہ کرنا چاہیے تھا؟

ہائی کورٹ نے اس سوال کا جواب ہاں میں دیا۔ کمشنر انکم ٹیکس اس فیصلے کے خلاف اپیل میں آئے ہیں۔

ایکٹ کی دفعہ 30 کے تحت تشخیص کے خلاف اپیلیں فراہم کی جاتی ہیں۔ ٹیکس وں کی ادائیگی کے سلسلے میں دفعہ 30(1) میں درج ذیل الفاظ میں ایک شرط ہے:

بشرطیکہ دفعہ 46 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت حکم کے خلاف کوئی اپیل اس وقت تک نہیں کی جائے گی جب تک کہ ٹیکس ادا نہ کیا گیا ہو۔

فریقین کے درمیان تنازعہ ان الفاظ کے گرد گھومتا ہے کہ "کوئی اپیل نہیں ہوگی" ہمارے سامنے جو دلیل پیش کی گئی تھی وہ یہ تھی کہ ان الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ ٹیکس کی ادائیگی تک اپیل کا کوئی حق نہیں ہے اور لہٰذا اگر ٹیکس ادا نہیں کیا گیا ہے تو اپیل کی یادداشت دائر نہیں کی جا سکتی ہے اور اگر دائر کی گئی تو یہ صرف ایک فضلہ کاغذ ہے۔ ہماری رائے میں "کوئی اپیل نہیں ہوگی" کے الفاظ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اپیل کی کوئی یادداشت پیش نہ کی جا سکے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ جب تک ٹیکس ادا نہیں کیا جاتا اس وقت تک اپیل کو مناسب طریقے سے دائر نہیں کیا جائے گا۔ مثال کے طور پر اگر اپیل کا میمورنڈم 20 ویں دن یعنی حد کی مدت ختم ہونے سے

10 دن پہلے دائر کیا جاتا ہے اور باقی 10 دنوں کے اندر ٹیکس ادا کیا جاتا ہے تو اپیل ایک مناسب اپیل ہوگی۔ یہ وقت کے اندر ہوگا اور پابندی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا لیکن اگر حد کی مدت ختم ہونے کے بعد ٹیکس ادا کیا جاتا ہے تو اسے ٹیکس کی ادائیگی کے دن دائر کیا جائے گا حالانکہ اپیل کی یادداشت پہلے اور حد کی مدت کے اندر پیش کی گئی تھی۔ اس کے بعد اس سوال کا فیصلہ کیا جائے گا کہ کیا تاخیر کی معافی کی کافی وجہ تھی اور ٹریبونل نے بالکل یہی حکم دیا تھا اور ہماری رائے میں دفعہ 30(1) اور ایکٹ کی دفعہ 30(2) کی شق کا اثر ہے۔ لہٰذا ہائی کورٹ کے ذریعے جن دو معاملوں کا حوالہ دیا گیا ہے، یعنی راجا آف وینکٹگیری بنام کمشنر آف انکم ٹیکس اور کامدار برادرس بنام کمشنر آف انکم ٹیکس کا حوالہ دینا غیر ضروری ہے۔

اپیل بغیر قوت ہے اور اس وجہ سے اسے قیمت کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.05.09 16:03
I am the author of this
document